احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 26 نومبر 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 26 نومبر 2012ء 11 محرم 1434 ہجری 26 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 272

صحابہ رسولؐ کی نماز

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ (الفرقان:65)

ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ (النور:38)

جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔ (الحج:42)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ام المؤمنین حضرت سودہؓ نہایت سادہ اور نیک مزاج تھیں، ایک رات انہوں نے اپنی باری میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کا ارادہ کیا اور رسولؐ اللہ کے ساتھ جا کر نماز میں شامل ہوئیں، نامعلوم کتنی نماز ساتھ ادا کر پائیں۔ مگر اپنی سادگی میں دن کو رسول کریمؐ کے سامنے اس لمبی نماز پر جو تبصرہ کیا اس سے رسولؐ اللہ بہت محظوظ ہوئے۔ کہنے لگیں ''یا رسول اللہ! رات آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کروایا کہ مجھے تو لگتا تھا جھکے جھکے کہیں مجھے نکسیر ہی نہ پھوٹ پڑے۔'' رسولؐ اللہ (جن کی ہر رات کی نماز ہی ایسی لمبی ہوتی تھی) ایک رات کی نماز پر یہ تبصرہ سن کر خوب مسکرائے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 7 ص 721)

یہ نمازیں بھی یاد الٰہی اور اللہ کی حمد سے خوب لبریز ہوتی تھیں اور اس پہلو سے اللہ کی حمد کرنے میں آپ کی ایک اور سبقت کی شان بھی کھل کر سامنے آتی ہے، جیسا کہ آپ کا نام ''احمد'' بھی تھا واقعی آپ اسم بامسمّٰی تھے۔ اللہ کی حمد و ستائش روئے زمین پر اس شان سے کب ہوئی ہوگی جو آپ نے کر دکھائی۔

آپؐ اپنی نفل نماز کا آغاز تسبیح و تحمید سے کرتے اور اس کے لئے ایسے الفاظ کا انتخاب فرماتے کہ جن کو سوچ کر آج بھی روح وجد میں آجاتی ہے۔ تسبیح و تحمید کے یہ نغمے اور ترانے جو کبھی حرا کی تنہائیوں میں الاپے اور کبھی مکہ اور مدینہ کی خلوتوں میں آپؐ نے اپنے محبوب حقیقی سے سوز و گداز میں ڈوبی کیا کیا سرگوشیاں کیں۔ یہ تو احادیث کا ایک طویل باب ہیں۔ آپ نماز تہجد کا آغاز ہی ''اللھم لک الحمد'' سے کرتے کہ سب تعریف تیرے لئے ہے پھر رکوع سے کھڑے ہوتے تو عرض کرتے:۔

''اے اللہ تیری اتنی تعریفیں کہ جن سے آسمان بھر جائے .... اور اتنی تعریفیں کہ زمین بھی ان سے بھر جائے .... اور اتنی حمد کہ آسمان و زمین کے بعد جو تُو چاہے وہ بھی بھر جائے .... اے تعریف اور بزرگی کے لائق!'' کوئی ہے جو اس ایک حمد سے ہی بڑھ کر کوئی حمد پیش کر سکے؟

بسا اوقات آپ ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپؐ اتنی دیر (نماز میں) کھڑے رہے کہ میں نے ایک بُری بات کا ارادہ کر لیا۔ پوچھا گیا کہ کیا ارادہ تھا؟ فرمایا ''میں نے سوچا کہ رسول اللہؐ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔''

(بخاری کتاب الجمعہ باب طول القیام فی صلاۃ اللیل:1067)

تمباکو نوشی کے نقصانات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تمباکو نوشی کے نقصانات کے بارے میں فرماتے ہیں:

(الف) تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے خمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی مگر بہر حال وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے جو شراب کے تعلق میں (۔) نے بیان کئے ہیں۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگریٹ کی صورت میں ہو یا زردہ اور نسوار کی صورت میں، انسان کو بسا اوقات ایسی مجالس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(د) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بُو پیدا ہوتی ہے ..... بُو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی ناپسند ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بو کی حالت میں (۔) میں آنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اسی طرح یہ نقص ایک اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

(ھ) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔

(مضامین بشیر جلد 1 صفحہ 286)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

قسط نمبر 17

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

اِسلامی لشکر میں جو چند تجربہ کار جرنیل تھے، اُن میں سے ایک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے جو مکہ کے سرداروں میں سے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ آج مجھ پر بہت سی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس خیال سے میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے دائیں بائیں مدینہ کے دو نوجوان لڑکے ہیں تب میرا دل سینہ میں بیٹھ گیا اور میں نے کہا بہادر جرنیل لڑنے کے لئے اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ اُس کا دایاں اور بایاں پہلو مضبوط ہو، تاکہ وہ دشمن کی صفوں میں دلیری سے گھس سکے، لیکن میرے گرد مدینہ کے ناتجربہ کار لڑکے ہیں میں آج اپنے فن کا مظاہرہ کس طرح کر سکوں گا۔ ابھی یہ خیال میرے دل میں گزر رہا تھا کہ میرے ایک پہلو میں کھڑے ہوئے لڑکے نے میری پسلی میں کہنی ماری۔ جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اُس نے میرے کان میں کہا چچا! ہم نے سنا ہے کہ ابوجہل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دُکھ دیا کرتا تھا، چچا! میرا دل چاہتا ہے کہ میں آج اُس کے ساتھ مقابلہ کروں آپ مجھے بتائیں وہ کون ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ابھی میں جواب دینے نہیں پایا تھا کہ میرے دوسرے پہلو میں دوسرے ساتھی نے کہنی ماری اور جب میں اُس کی طرف متوجہ ہوا تو اُس نے بھی آہستہ سے وہی سوال مجھ سے کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اُن کی اس دلیری پر حیران رہ گیا کیونکہ باوجود تجربہ کار سپاہی ہونے کے میں بھی یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ لشکر کے کمانڈر پر اکیلا جا کر حملہ کر سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اُن کے اِس سوال پر اُنگلی اُٹھائی اور کہا وہ شخص جو سر سے پیر تک مسلح ہے اور دشمن کی صفوں کے پیچھے کھڑا ہے اور جس کے آگے دو تجربہ کار جرنیل ننگی تلواریں لئے کھڑے ہیں وہی ابوجہل ہے۔ وہ کہتے ہیں ابھی میری اُنگلی نیچے نہیں گری تھی کہ وہ دونوں لڑکے جس طرح عقاب چڑیا پر حملہ کرتا ہے اس طرح چیختے ہوئے کفار کی صفوں میں گھس گئے۔ اُن کا یہ حملہ ایسا اچانک اور ایسا خلافِ توقع تھا کہ کسی شخص کی تلوار اُن کے خلاف نہ اُٹھ سکی اور وہ تیر کی سی تیزی کے ساتھ ابوجہل تک جا پہنچے۔ اُس کے پہرہ داروں نے اُن پر وار کئے، ایک کا وار خالی گیا اور دوسرے کے وار سے ایک نوجوان کا ہاتھ کٹ گیا۔ لیکن دونوں میں سے کسی نے کوئی پرواہ نہ کی اور صرف ابوجہل کی طرف متوجہ ہوئے اور اُس پر اِس زور سے جا کر حملہ کیا کہ وہ زمین پر گر گیا اور پھر اُنہوں نے اُسے نہایت شدید زخمی کر دیا۔ مگر بوجہ تلوار چلانے کا فن نہ جاننے کے اُسے قتل نہ کر سکے۔

اِس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ مظالم جو مکہ کے لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے رہے تھے وہ قریب سے دیکھنے والوں کو کتنے بھیانک نظر آتے تھے۔ اب بھی اِن مظالم کو تاریخ میں پڑھ کر ایک شریف آدمی کا دل دھڑکنے لگتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر مدینہ کے لوگ تو اُن لوگوں کے منہ سے ان مظالم کی داستانیں سنتے تھے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ مظالم ہوتے دیکھے۔ ایک طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور صلح جویانہ زندگی کو دیکھتے تھے دوسری طرف مکہ والوں کے انسانیت سوز مظالم کے واقعات سنتے تھے تو اُن کے دل اِس حسرت سے بھر جاتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی صلح جوئی اور پُرعافیت مزاج کی وجہ سے ان لوگوں کا جواب نہیں دیا کاش! وہ ہمارے سامنے آجائیں تو ہم انہیں بتائیں کہ اگر اُن کے ظلموں کا جواب نہیں دیا گیا تو اِس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ مسلمان کمزور تھے بلکہ اِس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کا جواب دینے کی اجازت نہیں تھی۔ مسلمانوں کے دلوں کی کیفیت کا اندازہ اِس سے بھی ہو سکتا ہے کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے ابوجہل نے ایک بدوی سردار کو اِس بات کے لئے بھیجا کہ وہ اندازہ کرے کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے۔ جب وہ واپس لوٹا تو اُس نے بتایا کہ مسلمان تین سوا تین سَو کے قریب ہوں گے۔ اِس پر ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا اب مسلمان ہم سے بچ کر کہاں جاتے ہیں۔ مگر اُس شخص نے کہا۔ اے مکہ والو! میری نصیحت تم کو یہی ہے کہ تم اِن لوگوں سے نہ لڑو کیونکہ میں نے جتنے آدمی مسلمانوں کے دیکھے ہیں اُن کو دیکھ کر مجھ پر یہی اثر ہوا ہے کہ اُونٹوں پر آدمی سوار نہیں موتیں سوار ہیں یعنی اُن میں سے ہر شخص مرنے کیلئے اِس میدان میں آیا ہے زندہ واپس جانے کے لئے نہیں آیا۔ اور جو شخص موت کو اپنے لئے آسان کر لیتا ہے اور موت سے ملنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اُس کا مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوا کرتی۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا

جب جنگ شروع ہونے کا وقت آیا۔ رسول کریم ﷺ اُس جگہ سے جہاں آپ بیٹھ کر دعا کر رہے تھے باہر تشریف لائے اور فرمایا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ دشمنوں کا لشکر شکست کھا جائے گا اور پیٹھ پھیر کر میدان چھوڑ جائے گا۔ یہ الفاظ جو آپ نے فرمائے یہ قرآن کریم کی ایک پیشگوئی تھی جو مکہ میں ہی اِس جنگ کے متعلق قرآن کریم میں نازل ہوئی تھی۔ مکہ میں جب مسلمان کفار کے ظلموں کا تختۂ مشق ہو رہے تھے اور اِدھر اُدھر ہجرت کر کے جا رہے تھے خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کی یہ آیات نازل فرمائیں......(القمر:42 تا 49) یعنی اے مکہ والو! فرعون کی طرف بھی انذار کی باتیں آئی تھیں، لیکن اُنہوں نے ہماری تمام آیتوں کا انکار کیا پس ہم نے اُن کو اس طرح پکڑ لیا جیسے ایک طاقتور غالب ہستی پکڑا کرتی ہے۔ (اے مکہ والو!) بتاؤ کیا تمہارے کفار اُن (کفار) سے اچھے ہیں یا تمہارے لئے پہلی کتابوں میں حفاظت کا کوئی وعدہ آ چکا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہم تو ایک بڑی طاقت ہیں جو دشمنوں سے ہارتی نہیں بلکہ دشمنوں سے بدلے لیا کرتی ہے (وہ یہ باتیں کرتے رہیں) اُن کے جتھے عنقریب اکٹھے ہوں گے اور پھر اُنہیں شکست ملے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، بلکہ اُن کی تباہی کی گھڑی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے اور یہ تباہی کی گھڑی بڑی ہلاکت والی اور بڑی کڑوی ہو گی اُس دن مجرم پریشانی اور عذاب میں مبتلا ہوں گے اور اپنے مونہوں کے بل گھسیٹ کر اُن کو آگ کے گڑھوں میں ڈال دیا جائے گا اور کہا جائے گا اب پڑے عذاب چکھو۔

یہ آیتیں سورۂ قمر کی ہیں اور سورۂ قمر تمام اِسلامی روایتوں کے مطابق مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ مسلمان علماء بھی اس سورۃ کو پانچویں سے دسویں سال بعد دعویٰ نبوت قرار دیتے ہیں۔ یعنی ہجرت سے کم سے کم تین سال پہلے یہ نازل ہوئی تھی بلکہ غالباً آٹھ سال پہلے۔ یورپین محقق بھی اِس کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ نولڈ کے اس سورۃ کو دعویٰ نبوت کے پانچ سال بعد کی قرار دیتا ہے۔ ریورنڈ ویری لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک نولڈ کے نے اِس سورۃ کے نزول کا وقت کسی قدر پہلے قرار دے دیا ہے۔ وہ اپنا اندازہ یہ بتاتے ہیں کہ چھٹے یا ساتویں سال ہجرت سے پہلے یہ نازل ہوئی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اُن کے نزدیک یہ سورۃ چھٹے یا ساتویں سال بعد دعویٰ نبوت کی ہے۔ بہرحال مسلمانوں کے دشمنوں نے بھی اِس سورۃ کو ہجرت سے کئی سال پہلے کا قرار دیا ہے۔ اُس زمانہ میں کس صفائی کے ساتھ اِس جنگ کی خبر دی گئی تھی اور کفار کا انجام بتا دیا گیا تھا اور پھر کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی جنگ شروع ہونے سے پہلے اِن آیات کو پڑھ کر مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ خدا کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

غرض چونکہ وہ وقت آ گیا تھا جس کی خبر یسعیاہ نبی نے قبل از وقت دے چھوڑی تھی اور جس کی خبر قرآن کریم نے دوبارہ جنگ شروع ہونے سے چھ یا آٹھ سال پہلے دی تھی اس لئے باوجود اس کے کہ مسلمان اِس جنگ کے لئے تیار نہ تھے اور باوجود اس کے کہ کفار کو بھی اُن کے بعض ساتھیوں نے یہ مشورہ دیا تھا کہ لڑائی نہیں کرنی چاہئے۔ لڑائی ہوگئی اور 313 آدمی جن میں سے اکثر ناتجربہ کار اور سب ہی بے سامان تھے کفار کے تجربہ کار لشکر کے مقابلہ میں جس کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ تھی کھڑے ہو گئے۔ جنگ ہوئی اور چند ہی گھنٹوں کے اندر عرب کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ یسعیاہ کی پیشگوئی کے مطابق قیدار کی حشمت جاتی رہی اور مکہ کی فوج کچھ لاشیں اور کچھ قیدی پیچھے چھوڑ کر سر پر پاؤں رکھ کر مکہ کی طرف بھاگ پڑی۔ جو قیدی پکڑے گئے اُن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباسؓ بھی تھے جو ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا کرتے تھے، اُنہیں مجبور کر کے مکہ والے اپنے ساتھ لڑائی کے لئے لے آئے تھے۔ اِسی طرح قیدیوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی کے خاوند ابوالعاص بھی تھے۔ مارے جانے والوں میں ابوجہل مکہ کی فوج کا کمانڈر اور اسلام کا سب سے بڑا دشمن بھی شامل تھا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

قسط نمبر 2

ایام جلسہ سالانہ یوکے 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

خواتین سے خطاب۔ دوسرے دن کے خطاب میں افضال الٰہی کا تذکرہ۔ 5 لاکھ بیعتیں۔ ملاقاتیں اور عشائیہ میں شرکت

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8 ستمبر 2012ء بروز ہفتہ

صبح ساڑھے پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پہلا اجلاس

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز پروگرام کے مطابق دس بجے صبح ہوا۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب، امیر جماعت ہالینڈ نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم احمد کمال شمس صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ بعدازاں منصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودکا منظوم کلام ؏

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

خوش الحانی سے پڑھ کرسنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک لندن کی تھی۔ آپ کی تقریر اردو میں آنحضرتؐ کے ذریعہ شرف انسانیت کا قیام کے موضوع پر تھی۔

مکرم طاہر ندیم صاحب نے عربوں کی رسول کریمؐ کی بعثت سے پہلے کے زمانہ کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت انسانی قدریں پامال تھیں اور شرف انسانی تارتار تھا۔ رسول کریمؐ نے تمام انسانیت کو یہ تعلیم دی کہ تمام لوگ ایک ہیں اور آئندہ عزت وفضیلت کا معیار نیکی اور تقویٰ ہوگا۔

شرف انسانیت کا تقاضا ہے کہ ہر انسان کو دینی اور مذہبی آزادی حاصل ہو۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے یہودیوں کو پہلی مسلمان ریاست میں یہ تمام حقوق عطا فرمائے جیسا کہ آنحضرتؐ نے یہ اصول قائم فرمایا کہ یہودی اپنے دین پر عمل کرنے میں آزاد ہوں گے اور مسلمان اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہوں گے۔

زمانہ جاہلیت میں قیدیوں کے ساتھ بیدردی سے سلوک کیا جاتا تھا اور آنحضرتؐ نے قیدیوں کو حقوق دلوائے۔ سر ولیم میور نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ مسلمان خود بھوکے رہ کر بھی اپنے غیرمسلم جنگی قیدیوں کو کھانا مہیا کرتے تھے۔

اس طرح آنحضرتؐ نے دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کا عظیم اسوہ قائم کیا۔ پہلے وہ لوگ مغلوب قوم کو نیست و نابود کر دیتے تھے۔ لیکن آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے موقعہ پر تمام دشمنوں کو جنہوں نے کئی سال تک آپ کو تکالیف دی تھیں معاف کردیا اور اس طرح ایسا حسین انتقام لیا جس پر رہتی دنیا تک شرف انسانی نازاں رہے گا۔

اس کے بعد دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب، صدر قضا بورڈ برطانیہ کی تھی آپ کی تقریر انگریزی زبان میں تھی اور اس کا موضوع تھا حضرت مسیح موعود کا جذبہ دعوت الی اللہ اور تحفہ قیصریہ۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ میری تقریر کا سال 2012ء کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ اس سال ملکہ معظّمہ برطانیہ نے اپنی Diamond Jubilee منائی ہے۔ اور آج سے 115 سال قبل 1897 میں ملکہ معظّمہ Queen Victoria نے بھی اپنی ڈائمنڈ جوبلی منائی تھی۔ جس پر حضرت مسیح موعود نے ملکہ معظّمہ کو اپنی تحریرفرمودہ کتاب ''تحفہ قیصریہ'' بھجوائی تھی۔

اس کتاب میں حضور نے ملکہ معظّمہ کا شکریہ ادا کیا اور صحت و عافیت کے لئے دعا کی اور حضرت مسیح موعود نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملکہ معظّمہ کو اس کتاب کے ذریعہ دین کا پیغام بھی پہنچایا ہے۔

اس کتاب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اسوہ پر عمل کیا جیسا کہ آنحضرتؐ نے قیصر وکسریٰ کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے خطوط ارسال فرمائے تھے۔

حضرت مسیح موعود نے اس کتاب میں حضرت محمدؐ کی صداقت اور دین کے پُرامن مذہب ہونے کے متعلق دلائل پیش کئے ہیں۔

دو سال بعد اگست 1899ء میں حضرت مسیح موعود نے ملکہ معظّمہ کے نام ایک اور کتاب لکھی جس کا نام ستارہ قیصریہ ہے، جس میں حضور نے ایک بار پھر ان تمام امور کا ذکر فرمایا۔

آخر پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس سال حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر جماعت احمدیہ یوکے کے وفد نے حضرت مسیح موعود کی اتباع میں Diamond Jubilee کے موقع پر ملکہ معظّمہ برطانیہ کے لئے کتاب (تحفہ قیصریہ) Buckingham Palace جا کر پیش کی اور ساتھ ملکہ برطانیہ کے نام حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خط بھی پیش کیا۔

تیسری تقریر مکرم محمد انعام غوری صاحب، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی ؏

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت

کے عنوان پر تھی۔

مکرم انعام غوری صاحب نے بتایا کہ اللہ کی ذات نہایت ہی لطیف ہے۔ ایک فلسفی نظام کائنات کا مطالعہ کرکے اس بات تک پہنچ سکتا ہے کہ اس نظام کو چلانے والا کوئی ہونا چاہئے، لیکن ہونا چاہئے اور ہے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ آپ نے بتایا کہ انبیاء اسی لئے آتے ہیں کہ اس ہونا چاہئے کے خیال کو ہے میں بدل دیں۔

حضرت مسیح موعود کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ آپ نے گمشدہ خدا کا پتہ دیا اور بتایا کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم اور رسول اللہؐ کی متابعت کے ذریعہ زندہ خدا سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف پایا اور تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے لئے نشان نمائی کی دعوت دی۔

اس عظیم الشان کام کی ایک مثال پیشگوئی مصلح موعود ہے۔ جو بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج 200 ممالک اس بات کے گواہ ہیں کہ جس زندہ خدا نے مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود کو دی تھی اس نے اس کو پورا اور سچا بھی کر دکھایا۔

جلسہ کے دوسرے دن کے اس پہلے سیشن کا اختتام بارہ بجے ہوا۔

لجنہ جلسہ گاہ میں حضور کی آمد

آج پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ سے خطاب تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجے کے قریب زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے تو تمام حاضر خواتین اور بچیوں نے پُرجوش نعرے بلند کئے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

اس سیشن کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

ایمان مجھ کو دیدے عرفان مجھ کو دیدے

قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دیدے

خوش الحانی سے پڑھ کرسنایا۔

اس کے بعد نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل خوش نصیب طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفیکیٹ عطا فرمائے جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ ان خوش قسمت طالبات کے نام درج ذیل ہیں:۔

GCSE کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

1۔عزیزہ شازیہ زاھد۔ 2۔عزیزہ باسمہ اکرام۔ 3۔عزیزہ زاہدہ درشہوار انور۔ 4۔عزیزہ ماریہ مینا مینیسح۔ 5۔عزیزہ ملیحہ نصیر۔ 6۔عزیزہ نداء طاہر۔ 7۔عزیزہ تحسینہ احمد۔ 8۔عزیزہ کومل نواز۔ 9۔عزیزہ زجاجہ امیر مرزا۔ 10۔عزیزہ ماہم طاہر ڈار۔ 11۔عزیزہ زرتشت کارمائیکل

A-Level امتحانات میں غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

12۔عزیزہ مریم وجیہہ خلیل۔ 13۔عزیزہ سرور زینب متین۔ 14۔عزیزہ رابیہ احسان۔ 15۔عزیزہ لائقہ احمد۔ 16۔عزیزہ کنزہ احمد۔ 17۔عزیزہ ثوبیہ احمد۔ 18۔عزیزہ اروبہ ظفر۔ 19۔عزیزہ تہمینہ رزاق

درج ذیل طالبات نے مختلف مضامین اور ریسرچ کے کام میں ڈگری حاصل کی

20۔عزیزہ صبیحہ سروت مغل۔ 21۔عزیزہ

ماریا قریشی۔ 22۔عزیزہ فوزیہ ادریسو کورے۔ 23۔عزیزہ حدیقۃ الجنت المحمودہ۔ 24۔عزیزہ عطیۃ الصبور بھٹی۔ 25۔عزیزہ عالیہ دین۔ 26۔عزیزہ ڈاکٹر عطیہ کلیم۔ 27۔عزیزہ رفعت جہان۔ 28۔ عزیزہ مشعل رحمان قیصرانی۔ 29۔عزیزہ سلمہ ثناء۔ 30۔عزیزہ فاخرہ نمل۔ 31۔عزیزہ سائرہ حلیم۔ 32۔عزیزہ صلیحہ بلال۔ 33۔عزیزہ سحر محمود باجوہ۔ 34۔عزیزہ مصباح حیدر

حضور انور کا خطاب

تقسیم اسناد و میڈلز کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انو ر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوا۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیات 257اور 258 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آجکل نوجوانوں میں یہ سوال اٹھتا ہے جوان آیات کے متعلق ہے کہ دین کے بارے میں جبر نہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں بہت سارے جوابات دیئے جاتے ہیں اور بعض لاعلمی میں غلط مطالب بھی نکال لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کے بارہ میں بعض باتوں کو وضاحت سے پیش کیا جائے۔ اسی لئے آج میں نے اس مضمون کو بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین میں جبر نہیں کے معنے یہ ہیں کہ دین کو اختیار کرنا یا نہ کرنا۔ اس کو ماننا یا نہ ماننا یہ انسان کا اختیار ہے۔ ہر ایک کو اجازت ہے کہ وہ جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ عیسائی، یہودی، دہریہ یا بدھسٹ ہو جائے ، مذہب کا اختیار کرنا ہر شخص کا ذاتی فعل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین حق کی اشاعت کرے۔ اس کو پھیلائے۔ قرآن آخری اور کامل کتاب ہے اور تا قیامت قائم رہنے والی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل نبی ہوئے ہیں۔ آپ سے بڑھ کر نہ کوئی نبی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ ہر احمدی اس پیغام کی اس خوبصورتی کو پیش کرے۔ جس میں ہدایت اور گمراہی کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی تعلیم کا بیان ہے۔ ہر قسم کے معاملات میں بہترین راہنمائی ہے اور تمام قسم کی گمراہیوں سے بچنے کی تاکید ہے اور پھر اس تعلیم پر خود عمل بھی کرے تو کوئی بھی عقلمند آدمی مفید اور نیک نتائج پیدا کرنے والی تعلیم کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ خود ہی اس کا قائل ہوگا اور جبر اور زبردستی کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ نے ہر شخص کیلئے راستہ کھلا چھوڑا ہے۔ نشاندہی دونوں راستوں کی کردی ہے۔ ہدایت کو اپناؤ گے تو خدا کی رضا ملے گی اور اگر گمراہی کی طرف جاؤ گے تو سزا ملے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان پر یہ فرض ہے کہ ہدایت و گمراہی کی نشان دہی کردے۔ قرآن کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرے اور خود بھی خدا کی رضا کے حصول کیلئے اس تعلیم پر عمل کرے اور خدا کی رضا کیلئے اس پیغام کو قبول کرے تو خدا اس کو اس کا اجر ضرور دے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھا آدمی بننے ، ایمان مضبوط کرنے اور دنیا و عاقبت سنوارنے کیلئے قرآن کریم کے کڑے پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے۔ عروۃ کے معنے دستہ، ہینڈل، اعتبار کی جانے والی چیز، ایسی چیز جس کا مشکل کے وقت سہارا لیا جائے، ہمیشہ رہنے والی چیز اور بہترین مال کے ہیں۔ مطلب یہ کہ دین کی چیز کو مضبوطی سے پکڑو گے تو یہ مضبوط بھی ہے، قابل اعتبار بھی ہے۔ شیطان اور برائیوں سے نجات دلانے والا ہے۔ اور اس سے نیک انجام ہوتا ہے۔ ہر مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنا ہی نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لَا اِکْرَاہَ سے یہ بات نکالی جاتی ہے کہ جب دین کو ماننے یا نہ ماننے میں جبر نہیں تو پھر جماعت کیوں قواعد وضوابط کی پابندی کراتی ہے۔ فرمایا دین کو ماننا، نہ ماننا اختیار ہے لیکن اگر مان لیا ہے تو پھر اسی کی تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم نہ ماننے کا اختیار دیتا ہے مگر ماننے والوں کو بعض قوانین کا پابند کرتا ہے اور اس کو ماننا ضروری ہے۔

حضور انور نے بعض قرآنی آیات پیش فرمائیں جن میں اطاعت کا حکم ہے۔ فرمایا کہ خلافت سے وابستگی کیلئے بھی اطاعت ضروری ہے۔ آپ اس کا عہد کرتے ہیں کہ میں معروف کی اطاعت کروں گا۔ اس لئے اطاعت لازمی ہے۔ اگر آپ نظامِ جماعت کی اطاعت نہیں کرنا چاہتے تو پھر نظامِ جماعت کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہر مومن کیلئے نمونہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے تمام احکام کو مانتے تھے تو پھر یہ اعتراض لغو ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر ایمان لا کر عمل کرنا ضروری نہیں۔

حضور انور نے فرمایا شریعت کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی۔ دنیاوی حکومتیں، تنظیمیں اور کلب وغیرہ اپنے قواعد وضوابط کی پابندی کرواتے ہیں۔ اگر کوئی پابندی نہ کرے تو پھر اس کو اپنی ممبرشپ سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ عہدِ بیعت کرنا آپ کی مرضی ہے، اختیار ہے مگر جب اختیار کرلیا تو پھر ان قوانین اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنا بھی ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کے نظام میں تمام احکامات اور تعلیمات قرآن کے احکامات اور تعلیمات ہیں۔ اس کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ اگر آپ نے احمدی ہونا ہے تو پھر نظامِ جماعت کی اطاعت کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کی ان آیات میں خدا نے قرآنی تعلیمات کی خوبصورتی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ دین حق کی تعلیم کو ماننے، اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تم شیطان سے نجات پا جاو گے۔ یعنی برائیوں سے بچ جاؤ گے۔ اس لئے ہر احمدی عورت اور لڑکی کا فرض ہے کہ ان تعلیمات پر عمل کر کے خدا کی رضا کو اس طرح حاصل کرے کہ شیطان سے ہمیشہ کیلئے نجات حاصل کرلے۔ ظلمات سے نکل آئے اور نیکیوں کے نور کو اختیار کرے۔ دنیا کی لذات، فیشن اور احساسِ کمتری میں پڑ کر دنیا کی طرف نہ جھکے بلکہ قرآنی احکامات پر عمل کر کے حیاء کو اختیار کر کے اور پردہ کے حکم کو مان کر اپنے آپ کو شیطان سے بچالے۔ یاد رکھیں شیطان وہیں آتا ہے جہاں رحمان خدا سے تعلق ٹوٹتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانیاں بیان کی ہیں کہ اللہ کی محبت ہر دوسری محبت سے زیادہ ان کے دل میں ہوتی ہے۔ اللہ کے ذکر سے اس کا دل ڈر جاتا ہے اور اطاعت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اپنے رزق میں سے خدا کیلئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ وہ دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے دعائیں کرتے رہیں اور نیکیوں پر قائم رہیں۔ دنیا کی چمک دمک اور لالچ میں نہ پڑیں۔ عورت کی اس لئے بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسل کی پرورش کی ذمہ دار ہے۔ اس پر نظر رکھے۔ ہر وقت تربیت کا خیال رکھیں۔ اگر دنیا کی چیز موبائل، انٹرنیٹ ٹی وی وغیرہ لے کر دینا ہے تو خیال رکھیں کہ اس کا درست استعمال کرتے رہیں۔ ایک تڑپ کے ساتھ روح کی ہر مرض کا علاج خدا تعالیٰ سے مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ دعا بھی اسی کی قبول کرتا ہے جو عمل کے ساتھ اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس لئے اپنے ہر عمل کو خدا کی رضا میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنے دلوں کو خدا کے نور سے منور کرنے کیلئے دعائیں کریں اور اس کی رضا اور خوشنودی کی راہیں تلاش کریں۔ دین کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔ قرآن کے ہر حکم پر عمل کریں۔ بہت ساری بچیاں اور عورتیں اس پر عمل بھی کرتی ہیں۔ اللہ کرے اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اور مجھے اور آئندہ آنے والوں کو بھی اس فکر سے آزاد کردے اور ہم اپنی نسلوں کی صحیح پرورش کرنے والے اور قرآنی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد لجنات اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بعد ازاں پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرا اجلاس

آج دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز سوا تین بجے مکرم رفیق احمد حیات صاحب، امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ اس اجلاس میں جلسہ میں شمولیت کرنے والے بعض مہمان حضرات نے اپنے ایڈریسز بھی پیش کئے۔

مہمانوں کے خطابات

Shahbaz Ahmed ,Deputy Mayor Ealing نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی، ایک بات میں آج یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں جماعت کا ہر فرد محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو ساتھ لے کر انسانیت کی خدمت کر رہا ہے اور یہی (دین) کی اصل تعلیم ہے۔ ہر فرد کوشش کرتا ہے کہ بہترین رنگ میں انسانیت کی خدمت کی جائے۔

Lord Baroness Emma Nicholson نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں 46ویں جلسہ سالانہ سے خطاب کرنے کا موقعہ پانے پر بہت فخر محسوس کر رہی ہوں۔ مذہبی آزادی تمام انسانوں کے لئے بہت ضروری ہے اور اس کے لئے ہم اپنے ملک میں بھی اور ملک سے باہر بھی کام کر رہے ہیں اور مذہب کی وجہ سے احمدیوں کے ساتھ جو تشدد کیا جاتا ہے وہ بالکل غلط ہے اور ہم اس کے لئے بھی کام کر رہے ہیں کہ تمام دنیا میں تمام لوگوں کو مذہبی آزادی ملے۔

Councillor Sean Brennan. نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ آپ سب کا دعوت دینے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس عظیم کام سے جو آپ لوگ تمام دنیا میں کر رہے ہیں واقف ہوں اور آپ کا جو نعرہ ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں یہ آج کے وقت میں بہت ضروری ہے اگر دنیا اس کو اپنا لے تو تمام دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ لوگ اپنے اس عظیم کام کو جاری رکھیں اور ایک دن تمام دنیا کو آپ کے اس امن کے

پیغام کو سننا پڑے گا۔

Mr. Arjan Vekaria JP, President Hindu Forum of Britain. نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ 46ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر میں تمام جماعت احمدیہ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں بہت سے مذاہب کے لوگ اکٹھے ہیں جو کہ بہت ضروری ہے۔ جو بات مجھے بہت اچھی لگی ہے وہ آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ جماعت نے اس نعرہ کو بلند کیا ہوا ہے اور یہی آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سوا چار بجے حضور انور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حاضرین نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب نے کچھ مزید مہمانوں کا تعارف کروایا جنہوں نے باری باری اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

Mr. Jolyn Martyn Clarke, Grandson of Dr.Henry Martin Clarke. نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کی پرنور شخصیت سے مل کر مجھے بہت اچھا محسوس ہوا مجھ پر بہت اثر ہوا اور وہ اثر آج بھی موجود ہے۔ اور جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو میں بھی استعمال کرتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں۔

Ms. Ann Buckley Granddaughter of John Hugh Piggott نے کہا کہ میرے لئے فخر کی بات ہے کہ میں آپ سب سے مخاطب ہوں۔ آصف صاحب نے مجھے سب کچھ بتایا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں میرے دادا کی کیا حیثیت ہے اور مجھے اس بات نے تعجب میں ڈال دیا کہ آپ ان کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اور مجھے آپ کی جماعت سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔

Lord Eric Avebury نے کہا کہ ہر سال جلسہ میں شمولیت میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ امن کا پیغام تمام دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ Humanity First کے تحت آپ کے کئی ہزار رضاکار کام کرتے ہیں اور لوگوں کی مدد کے لئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں تشدد کا نشانہ بننے کے باوجود جماعت لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ جماعت کی مخالف ایک organisation چاہتی ہے کہ ان امن پسند لوگوں کو ختم کردے۔ لیکن انتہاء پسندی ایک Cancer ہے۔ یہاں برطانیہ میں جہاں مذہبی آزادی ہے آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت کارآمد ہے اور تمام لوگوں کو اس کو اپنانا چاہئے۔

اس کے بعد دوسرے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ہانی طاہر صاحب نے تلاوت کی اور ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب، ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب شام سات بجے تک جاری رہا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج حسب روایت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہوتا ہے جو جماعت احمدیہ پر دوران سال ہوئے۔ اور یہ ذکر بھی اُن فضلوں کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ سارے سال میں جماعت احمدیہ پر فرما رہا ہے۔

نئے ممالک میں احمدیت

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس سال بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں دو نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب دنیا کے 202 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور اس طرح گزشتہ 28 سالوں میں اللہ تعالیٰ نے 111 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔ دوران سال جو دو نئے ممالک ملے ہیں ان میں پانامہ اور امریکن ساموا ہیں۔ پانامہ جو سینٹرل امریکہ میں واقع ہے، شمال میں کیریبیئن سی (Caribbean Sea) اور اس کے جنوب میں پیسیفک سی (Pacific Sea) ہے۔ اور شمال مغرب میں ملک کوسٹاریکا (Costa Rica) ہے۔ جنوب مشرق میں کولمبیا ہے۔ یہاں سپینش بولی جاتی ہے اور 35 لاکھ اس ملک کی آبادی ہے۔ چھوٹا ملک ہے۔ یہاں ہمارے اٹلی سے ایک دوست گئے تھے۔ ان کے ذریعہ سے جماعت یہاں قائم ہوئی۔

امریکن ساموا بھی ساؤتھ جزائر کے ممالک میں سے ہے۔ اس کی آبادی 55 ہزار ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے سپرد کیا گیا تھا اور ان کے ذریعہ سے یہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔

نئی جماعتیں

دوران سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 52 ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے۔ اس طرح اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں 605 جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان 605 جماعتوں کے علاوہ 957 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیش فرمائے جو مختلف ممالک سے مربیان سلسلہ نے لکھ کر بھجوائے تھے۔

بیوت الذکر میں اضافہ

جماعت کو دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بیوت الذکر میں اضافہ کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد 338 ہے۔ ان میں سے 119 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں اور 219 بنی بنائی بیوت الذکر عطا ہوئی ہیں۔ امریکہ میں حالیہ دورہ کے دوران ڈیٹن، کولمبس، ورجینیا، بالٹی مور اور ہیرس برگ وغیرہ میں بیوت الذکر کے افتتاح کی توفیق ملی۔ یوکے میں خدا کے فضل سے چھ نئی بیوت الذکر کا افتتاح ہوا ہے۔ اور یوکے میں بیوت الذکر کی تعداد 16 ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور جگہوں پر بھی بیوت الذکر بن رہی ہیں۔ ہندوستان میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات بیوت الذکر کا افتتاح ہوا ہے۔ بنگلہ دیش میں 3 بیوت الذکر، انڈونیشیا میں امسال پانچ بیوت الذکر کا اضافہ ہوا ہے اور انڈونیشیا میں بیوت الذکر کی تعداد 392 ہو چکی ہے۔ غانا میں 17 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں۔ فلپائن میں ایک، نائیجیریا میں 14، سیرالیون میں 59، لائبیریا میں 123، گیمبیا میں 5، آئیوری کوسٹ میں 3، ایسٹ افریقہ تنزانیہ میں 10، یوگنڈا میں 6، برکینا فاسو میں 14، کانگو کنشاسا میں 6، بینن میں 19 اور مالی میں 62 بنی بنائی بیوت الذکر ملی ہیں۔ بیوت الذکر کے تعلق میں حضور انور نے چند واقعات بھی بیان فرمائے۔

مشن ہاؤسز

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے 117 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ 108 ممالک میں مراکز کی کل تعداد 2 ہزار 442 ہو چکی ہے۔ اس میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے۔ جہاں دوران سال 40 مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ انڈونیشیا، جرمنی، آئیوری کوسٹ اور دیگر ممالک میں بھی اضافے ہوئے ہیں۔

وقار عمل

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل ہے۔ مختلف ممالک کی جماعتیں اپنی بیوت الذکر، مشن ہاؤسز کی تعمیر میں بجلی پانی اور دیگر فٹنگز کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقارِ عمل کے ذریعہ سے سر انجام دیتی ہیں۔ چنانچہ 62 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 19 ہزار 980 وقارِ عمل کئے گئے۔ اس کے ذریعہ سے 37 لاکھ 13 ہزار 183 ڈالرز کی بچت کی گئی۔ اس میں جرمنی سرفہرست ہے۔

کتب کی اشاعت

وکالت اشاعت کی رپورٹ کے مطابق 7 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 569 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 45 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں جن کی تعداد 52 لاکھ 74 ہزار 526 ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہوئے ہیں یا ری پرنٹ (Reprint) ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کے بعض تراجم شائع ہوئے ہیں۔ براہین احمدیہ کی پہلی اور دوسری جلد کا ترجمہ انگریزی میں شائع ہو گیا ہے۔ پہلی جلد کا ترجمہ چھپ کر آ گیا ہے اور دوسری جلد کا چند دن تک آنے والا ہے۔

ایک رسالہ جاری کیا گیا تھا۔ یہ ریسرچ سیل کے ذمہ لگایا گیا تھا، اس کا نام ہے **"موازنہ مذاہب" جو یوکے سے چھپتا ہے اور اس میں بڑے علمی اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔** اس وقت اس کی خریداری کم ہے۔ میں اس کے بارہ میں کہنا چاہتا ہوں جو لوگ اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو اس رسالے کا خریدار بننا چاہئے۔

وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق شارٹ کمنٹری ایڈٹ ہو رہی ہے اور مختلف مضامین کی چیکنگ ہو رہی ہے اور کافی لٹریچر آ گیا ہے، کچھ آنے والا ہے۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والی کتابوں میں مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے نے انگریزی زبان میں حضرت مصلح موعود کے بارے میں کتاب شائع کی ہے۔ بڑی اچھی کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کئی زبانوں میں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں عربی، بوسنین، چینی، مالٹی، جرمن، ہندی، رشین شامل ہیں اور دیگر بہت سی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو کر شائع ہو رہی ہیں۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی تعداد پہلے بہت کم تھی 2010ء میں 1240 تھی۔ میں نے اس کی خریداری بڑھانے کی تحریک کی تھی۔ اب اس کی اشاعت 8 ہزار 500 تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں امریکہ اور غانا کی طرف سے زیادہ خریداری ہے۔ باقی ممالک میں کم ہے۔ کینیڈا اور امریکہ کا ایک شکوہ یہ تھا کہ لیٹ چھپ کے آتا ہے۔ اب کوشش ہو رہی ہے کہ وہیں سے شائع ہو جائے۔

احمدیہ پریس

احمدیہ پرنٹنگ پریسز جو مختلف دنیا میں قائم ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر

رہے ہیں۔فضل عمر پریس قادیان میں بہت عمدہ کتب شائع ہو رہی ہیں۔تقریباً 85-90فیصد کام وہیں ہو رہا ہے۔

نمائشیں اور بک سٹالز

نمائشوں اور بک سٹالز کے ذریعہ سے بھی اس سال کافی کام ہوا ہے۔قرآن مجید اور لٹریچر کی نمائشیں ہوئی ہیں۔ 2ہزار کے قریب 320 نمائشوں کے ذریعہ 21لاکھ 86ہزار 500افراد تک پیغام پہنچا۔56ہزار سے زائد بک سٹالز اور بک فیئرز میں شمولیت ہوئی ہے اور ان کے ذریعہ سے 33لاکھ 20ہزار 900افراد تک پیغام پہنچا۔ حضور انور نے مختلف شخصیات کے نمائشوں کے بارے میں تاثرات بیان فرمائے۔جن میں لوگوں کے متاثر ہونے اور جماعتی تعلیمات کی طرف مائل ہونے کا ذکر تھا۔

لیف لٹس

حضور انور نے فرمایا لیف لٹس اور فلائرز کی تقسیم کے حوالہ سے میں نے کہا تھا ہر جگہ پہنچایا جائے۔امریکہ میں گزشتہ 2سالوں میں 23لاکھ 93ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے ہیں۔اس طرح ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ سے 70 ملین افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ کینیڈا والوں نے امسال 4لاکھ 24ہزار فلائرز تقسیم کئے۔ 85ملین سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔جرمنی میں 3ملین سے زائد لیف لٹس تقسیم ہو چکے ہیں۔وہاں مختلف ذرائع سے 30 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچ چکا ہے۔سویڈن میں 3لاکھ 50ہزار فلائرز تقسیم کئے گئے۔ 2ملین سے اوپر افراد تک پیغام پہنچ گیا ہے۔ٹرینیڈاڈ میں 4لاکھ، ناروے میں دو لاکھ سے اوپر، بیلجیم میں 4لاکھ سے اوپر ہالینڈ 6لاکھ سے اور سپین 85ہزار، گیانا میں 30ہزار اور اسی طرح دنیا کے ہر ملک میں تقسیم ہو رہے ہیں اور کروڑوں آدمیوں تک اب جماعت احمدیہ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام پہنچ رہا ہے۔یو۔کے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی ہے۔سکولوں میں اور بسوں کے ذریعہ سے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔اس حوالے سے غیروں کے تاثرات بیان فرمائے۔

امیر صاحب غانا کی رپورٹ ہے کہ وہاں کی 2-3شاہراہوں پر حضرت مسیح موعود کی تصویر کے ساتھ بہت بڑے بل بورڈز لگائے گئے ہیں۔یہ تصویر اور اس بورڈ پر لکھا گیا پیغام ہر گزرنے والے کو متوجہ کرتا ہے۔

ایم ٹی اے

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کا کام بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہو گیا ہے اور اس کے 14 ڈیپارٹمنٹس ہیں جو کام کر رہے ہیں،ان میں کام کرنے والوں میں خواتین بھی ہیں اور مرد بھی ہیں جو 24گھنٹے کام کر رہے ہیں یو۔کے کے نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد رضا کارانہ کام کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔اس سال ایم۔ٹی۔اے کی نشریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے مختلف زبانوں کے تراجم کو نشر کی جانے والی سٹریمز کی تعداد 28 ہو گئی ہے۔ انٹرنیٹ پر ایم۔ٹی۔اے دیکھنے والوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ بعض اوقات زیادہ وزیٹرز کی وجہ سے سٹریم متاثر ہو جاتی ہے۔چنانچہ اب ایک گلوبل IPT ڈسٹری بیوٹر کے ذریعہ ایم۔ٹی۔اے نشر کیا جائے گا جس کی وجہ سے کوئی روک نہیں آئے گی۔اسی طرح موبائل فونز پر بھی ایم۔ٹی۔اے انٹرنیٹ کو وسعت ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ کا موبائل پر جو صحیح استعمال ہو سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔غیروں میں ایم۔ٹی اے کی مقبولیت نشریات دیکھنے کی طرف توجہ اور شوق کے حوالے سے حضور انور نے پُراثر واقعات بیان فرمائے۔

احمدیہ ریڈیو

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ بھی بہت کام ہو رہا ہے۔مغربی افریقہ کے تین ممالک میں 7 کی تعداد میں احمدیہ ریڈیو سٹیشنز قائم ہو چکے ہیں۔ برکینا فاسو، مالی اور سیرالیون میں۔لوگ یہ ریڈیو ان کے جماعت سے تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ریڈیو کی نشریات سن کر احمدیت قبول کرنے والوں کا حضور انور نے ذکر فرمایا۔

ویب سائٹ

جماعت کی مرکزی ویب سائٹ کے ذریعہ سے بھی بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔امریکہ میں رضا کار یہ سارا کام کر رہے ہیں۔کینیڈا، پاکستان اور انڈیا میں بھی ان کی ٹیم ہے۔خطبات جمعہ 18زبانوں آڈیو وڈیو کی صورت میں یوٹیوب پر میں ڈالے گئے ہیں۔آئی پیڈ کے علاوہ آئی فون اور بلیک بیری فونز کے ذریعہ بھی خطبات دیکھے جا سکتے ہیں۔اگر بچوں کو فون پکڑانا ہے، آئی پیڈ یا آئی فون لے کر دینا ہے تو یہ عادت ڈالیں کہ کم از کم جماعت کے پروگرامز بھی دیکھا کریں۔اس ویب سائٹ پر 500اردو اور 80انگریزی کتب مہیا کی گئی ہیں۔

مختلف ڈیسک

رشین ڈیسک بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک ویب سائٹ جاری کی ہے جو خطبات کو رشین میں ترجمہ کر کے اگلے دن اس پر مہیا کرتی ہے۔اس پر بے شمار خطوط آتے ہیں۔ لوگ بہت خوش ہیں کہ ان کی زبان میں فوری طور پر خطبہ جمعہ کا ترجمہ مل جاتا ہے۔

چینی ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔چین میں بعض نمائشوں کے ذریعہ سے لٹریچر وہاں پہنچا ہے۔مختلف لٹریچر چینی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک بھی بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں بھی حضرت مسیح موعود کی کافی کتب کا ٹرکش زبان میں ترجمہ کر لیا ہے۔ایم ٹی اے پر ان کے پروگرامز بھی آ رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک بھی باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ ان کا Live پروگرام جو آتا ہے اس کے 47 پروگرامز آ چکے ہیں۔اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بیعتیں ہوگئی ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی اور مغربی بنگال انڈیا میں بھی۔

فرنچ ڈیسک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھا کام کر رہا ہے اور خطبات کا ترجمہ اور کتابوں کا ترجمہ اور قرآن کریم کا بھی نظر ثانی شدہ ایڈیشن بھی اب چھپ کر آ رہا ہے۔پرنٹنگ پریس میں ہے۔

جاپانی ڈیسک بھی قائم ہو چکا ہے۔وہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔

عرب ڈیسک میں بھی اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی تمام اردو کتابوں کا ترجمہ کر لیا ہے۔جو چند رہ گئی ہیں وہ بھی چند مہینوں میں ہو جائے گا اور اس طرح عربی زبان میں حضرت مسیح موعود کی تمام کتب کا ترجمہ میسر آ جائے گا۔ ایم ٹی اے 3 اور الحوار المباشر کے ذریعہ بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔اس سلسلہ میں حضور انور نے بعض تاثرات بیان فرمائے۔

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو کی تعداد میں امسال 3ہزار 496 کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد 47ہزار 898 ہوگئی ہے۔بچوں کی تعداد 29ہزار 864 اور بچیوں کی تعداد 18ہزار ہے۔پاکستان کے واقفین نو سب سے زیادہ ہیں۔اس وقت تک واقفین نو میں سے 93مربیان تیار ہو چکے ہیں۔70 معلمین تیار ہو چکے ہیں۔ 29 ٹیچرز تیار ہو چکے ہیں۔ ایک ڈرافٹس مین، 16نرسیں، 66دوسرے کارکنان ہیں، 2انجینئرز ہیں۔ایک فارماسسٹ ہیں، 2ڈاکٹرز ہیں۔جامعہ احمدیہ میں 1342واقفین نو ہیں اور 101معلمین ہیں۔ 2پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔126ایم بی بی ایس کر رہے ہیں،30ڈینٹل سرجری کر رہے ہیں، 67 فارماسسٹ بن رہے ہیں، 3 ویٹنری ڈاکٹرز ہیں۔ 24ہومیو ڈاکٹرز ہیں،5فزیوتھراپسٹ ہیں۔70 پیرامیڈکس ہیں۔ 20جی سی ایس سی آنرز، 227بی کام اور اس طرح مختلف شعبہ جات میں واقفین نو ہیں۔تحریک وقف نو کی برکات کے حوالے سے حضور انور نے ایک واقعہ بھی بیان فرمایا۔

جامعہ احمدیہ غانا

غانا میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے۔مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کر شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی یہاں سے۔

متفرق شعبے

شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشنز میں کافی کام ہوا ہے۔

مخزن تصاویر کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے 12ممالک میں 39 ہسپتال اور کلینکس کام کر رہے ہیں۔ 44ڈاکٹرز خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔12ممالک میں ہمارے 656 ہائر سیکنڈری سکولز کام کر رہے ہیں اور ہومیو پیتھک کلینکس بھی کھل رہے ہیں۔حضور انور نے شفاء کے بعض غیر معمولی واقعات بیان فرمائے۔

IAAAE

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام کر رہی ہے اور ماڈل ولیجز بنانا، بجلی مہیا کرنا، مشن ہاؤسز کی تعمیر وغیرہ کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ ماڈل ولیجز میں ایک کا افتتاح ہو چکا ہے اور دوسرے کا جلد افتتاح ہو جائے گا۔اس ذریعہ سے بھی جماعت احمدیہ کا کافی نام ان ممالک میں پھیل رہا ہے۔

نادار اور ضرورت مندوں کی امداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے اور ہزاروں لاکھوں بچے اور مریض استفادہ کر رہے ہیں۔اس حوالے سے حضور انور نے بعض واقعات و تاثرات بیان فرمائے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا سر فہرست ہے۔اس سال بھی انہوں نے 29ہزار 200 نومبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اور 7سالوں میں اب تک 9لاکھ 25ہزار 400 نومبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔دوسرے

نمبر پر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے 40 ہزار سے زائد رابطے کئے ہیں اور کل 6 لاکھ رابطے ہو چکے ہیں۔ یہ کل تعداد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ تیسرے نمبر پر برکینا فاسو ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطے ہو رہے ہیں۔

بیعتیں

احباب جماعت کو بیعتوں کی تعداد کے حوالہ سے دلچسپی ہوتی ہے۔ **اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 14 ہزار 352 بیعتیں ہوئی ہیں۔ 116 ممالک سے 282 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔** مالی میں ایک لاکھ 45 ہزار بیعتیں ہوئیں۔ 23 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نائیجیریا میں ایک لاکھ 25 ہزار 306 بیعتیں ہوئیں اور 30 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ غانا میں 37 ہزار نئی بیعتیں ہوئیں، 59 مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ برکینا فاسو میں 25 ہزار بیعتیں اور 42 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آئیوری کوسٹ میں 7 ہزار 600 بیعتیں ہوئیں اور 29 جماعتیں قائم ہوئیں۔ سینیگال میں 7 ہزار، بینن 39 ہزار، نائیجر 23 ہزار، کیمرون 21 ہزار نیز یوگنڈا، کینیا اور سیرالیون وغیرہ میں بھی بیعتیں ہوئیں۔ ہندوستان میں 25 ہزار 237 بیعتیں ہوئیں۔ جن میں جماعتی حالات اور احمدی احباب کا دینی نمونہ دیکھ کر لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ حضور انور نے فرمایا بہت سے ایسے واقعات ہیں جن میں احمدیت کی وجہ سے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کے، دعا کے واقعات، مالی قربانیوں اور چندوں کی ادائیگی میں ایمان افروز واقعات اور اسی طرح بہت ساری چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا میں ترقی کر رہی ہے اور جو لوگ شامل ہو رہے ہیں وہ ایمان میں بھی بہت زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا وہ ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کے دنیا میں پھیلتے چلے جانے کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں ان باتوں پر عمل کرنے والا بنائے، ان لوگوں میں شامل فرمائے، جماعت کے انقلاب میں شامل فرمائے جو حضرت مسیح موعود دیکھنا چاہتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور وقت کی مناسبت سے چند مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

تقریب عشائیہ

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ آج پروگرام کے مطابق شعبہ ریز رو نمبر 1 میں وکالت تبشیر کے تحت مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس تقریب عشائیہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں وزراء، ممبران پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے حکومتی محکموں میں کام کرنے والے سرکردہ احباب، مختلف ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندگان، پیراماؤنٹ چیفس، ججز، سینئر وکلاء، مختلف ممالک کے نیشنل میڈیا اور پریس سے تعلق رکھنے والے نمائندگان، مختلف تنظیموں اور سوسائٹیز کے سربراہان، یونیورسٹی اور کالجز کے پرنسپلز، وائس چانسلرز، پروفیسر حضرات، قادیان اور ربوہ سے آنے والے مرکزی نمائندگان، مربیان اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانان کرام شامل تھے۔

قریباً نو بجے اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم انصر احمد طاہر صاحب مقیم سٹاک ہام سویڈن اور مکرمہ شفق طاہر صاحبہ بنت مکرم وسیم امجد محمود صاحب ڈائریکٹر مارکیٹنگ شیزان کو 18 نومبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارحم احمد طاہر منظور فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جو مکرم عبدالمنان صاحب اور مکرم میجر مبارک محمود صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک، لائق، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ علی منیر صاحب آف واہ کینٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری ہمشیرہ محترمہ عائشہ منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم کا ایک پیچیدہ آپریشن شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب سے کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کامیابی

مکرم ملک تبسم مقصود صاحب ایڈووکیٹ مشیر قانونی تحریک جدید کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ثمرۃ الحی واقفہ نو نے ایم ایڈ (سیکنڈری) کے امتحان میں C.G.P.A-3.58 حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے یہ اعزاز بابرکت کرے۔ اس سے قبل موصوفہ بی ایس سی، بی ایڈ کے امتحان میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کر کے خالدہ افضل سکالر شپ حاصل کر چکی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر آن عزیزہ کا حامی وناصر ہو اور اسے مزید دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم میاں طاہر احمد لانگ صاحب چک نمبر 152 شمالی سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ طاہرہ یاسمین صاحبہ عرصہ دو سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے دوست مکرم مرزا محمد اکرم صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ کی اینجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا راشد احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرا بھانجا شاہ زیب احمد عمر 5 سال ابن مکرم فہیم احمد صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا بعارضہ شوگر بیمار ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم یعقوب احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ آپ گورنمنٹ سکول میں بطور مالی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ چند ماہ بیشتر شوکت خانم ہسپتال لاہور سے علاج کروایا گیا تھا۔ طبیعت کسی حد تک بہتر ہوئی تھی۔ مگر اب پھر طبیعت زیادہ خراب ہے علاج کیلئے دوبارہ لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ رحم فرما دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شکیل احمد صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب سموسے والے 24/ اکتوبر 2012ء کو کچھ عرصہ بیمار رہ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ دل کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی دن رات 8 بجے مقامی قبرستان میں مکرم ذیشان علوی صاحب مربی ضلع ننکانہ صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب سابق امیر سانگلہ ہل نے دعا کروائی۔ مرحومہ خوش اخلاق اور مہمان نواز خاتون تھیں نمازوں کی پابند اور خلیفہ وقت سے بہت پیار کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے یادگار کے طور پر خاوند کے علاوہ چار بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب، مکرم طارق محمود صاحب، خاکسار، مکرم خالد احمد صاحب، چھ پوتے، چار پوتیاں اور ایک بیٹی مکرمہ جمیلہ بی بی صاحبہ چھوڑے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نیک کاموں کو جاری رکھنے اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نثار احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محبوب احمد صاحب سبزی فروش ولد مکرم غلام محمد صاحب سیکھوانی ناصر آباد غربی ربوہ مورخہ 5 نومبر 2012ء کو ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 6 نومبر کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن میں ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین کی گئی۔ مرحوم کی عمر 70 سال تھی مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ 5 بیٹیاں 3 بیٹے 4 بھائی اور ایک بہن چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب کراچی کی وفات

مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری صغیر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری وصایا کراچی ابن حضرت چوہدری کرم الٰہی چیمہ صاحب رفیق سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود مورخہ 12 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی آغا خان ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے۔ کراچی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع نے بیت الحمد گلشن جامی کراچی میں پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ مؤرخہ 14 نومبر کو صبح 11 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی آپ 7 جولائی 1932ء کو تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدائے جوانی سے نماز تہجد، نماز باجماعت تلاوت قرآن کریم اور خدمت دین کا خاص جوش اور شوق تھا۔ آپ انتہائی کوشش کر کے نماز باجماعت ادا کرتے اور اس کی دوسروں کو بھی ہمیشہ تلقین کرتے۔ دفتر میں بھی آپ نے نماز باجماعت کا انتظام کر رکھا تھا۔ آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کرتے۔ آپ کو سیکرٹری اصلاح وارشاد کراچی، خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی مجلس عاملہ کے رکن، سیکرٹری وصایا کراچی، سیکرٹری مال کراچی کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات کی آڈیو کیسٹس کو سنانے اور کچھ عرصہ کیلئے کراچی شہر میں الفضل کی ترسیل کی خدمات کا موقع ملا۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے بے انتہا محبت تھی۔ 1984ء کی ہجرت کے بعد آپ خاص کوشش کر کے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوتے رہے اس سال بھی باوجود انتہائی کمزوری وضعف کے آپ جلسہ سالانہ یوکے اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی قدم بوسی کیلئے گئے۔ مربیان کرام، واقفین سلسلہ اور جماعت کی خدمت کرنے والوں سے آپ کو خاص محبت تھی۔ آپ نے نہایت سادہ زندگی گزاری، ہمیشہ صلہ رحمی کرتے، بیوگان ویتامیٰ کا بہت خیال رکھتے نیز صدقات اور لازمی چندہ جات کے علاوہ تمام طوعی چندہ جات میں ہمیشہ اپنی توفیق سے بڑھ کر قربانی کی کوشش کرتے تھے۔ 1995ء میں آپ کی بڑی بیٹی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم سفیر احمد صاحب مرحوم وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے سوگواران میں اپنی اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بنت محترم عبد اللہ صاحب آف چھور مغلیاں چک نمبر ۱۱۷، تین بیٹے خاکسار، مکرم سلیم احمد محمود چیمہ صاحب نیویارک امریکہ، مکرم فاروق احمد چیمہ صاحب کراچی، دو بیٹیاں محترمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور چیمہ صاحب اور محترمہ امۃ الحی صاحبہ، تین بہوئیں، دس پوتے پوتیاں اور سات نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سردار محمد رانجھا صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی زوجہ محترمہ قمر النساء صاحبہ سکنہ رانجھا کرم پورہ واربرٹن ضلع ننکانہ حال مقیم دارالنصر غربی اقبال ربوہ مورخہ 15 نومبر 2012ء کو بعمر 66 سال بقضائے الٰہی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ اسی روز بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ نے پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موصیہ تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کے بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔نومبر

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:07

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک اور بہت سی برانڈ کی گرم ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹورز ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

Gul Ahmad & Nishat Linen
Winter Collection
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

خوشخبری
اب کامران شوز پر معیاری اور سستے جوتوں کے ساتھ معیاری (لیڈیز بیگ) کی وسیع ترورائٹی دستیاب ہے۔
نیو کامران شوز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238